ڈسٹرکٹ پبلک سکول اینڈ کالج دیپال پور

ای۔لرننگ پروجیکٹ

چھٹیوں کا کام / ٹیوٹوریل لنکس / جائزہ

سیشن ۲۰۲۰ء تا ۲۰۲۱ء

اسلامیات جماعت: ششم

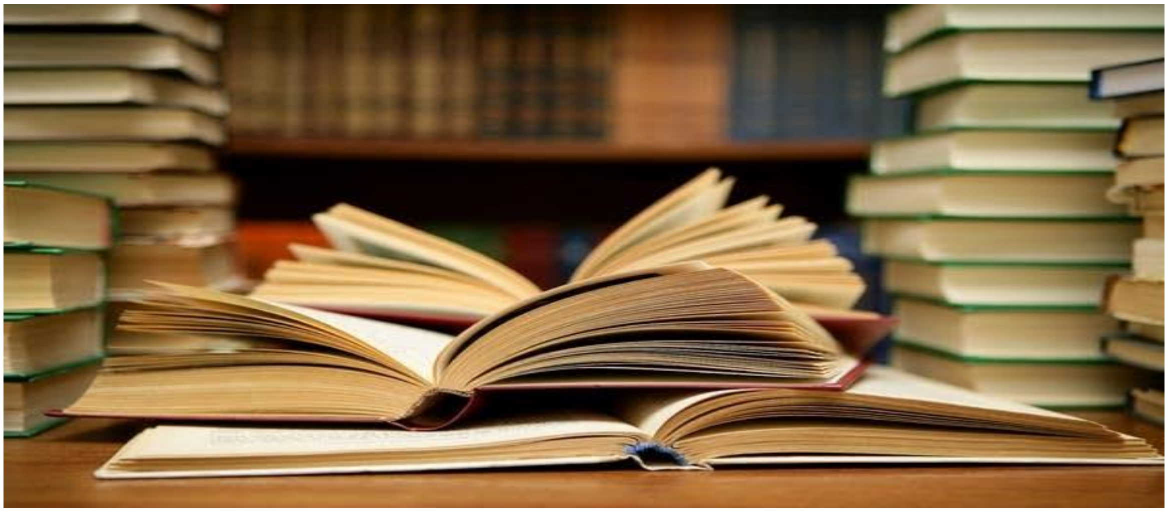

نام طالبعلم / طالبہ: ------------------------

سیکشن: ---------------------------

رول نمبر: ---------------------------

تاریخ: ۴۔اگست ۲۰۲۰ء

دن: منگل

سبق نمبر:۶ صلح حدیبیہ

تدریسی مقاصد: صلح حدیبیہ کا پس منظر بتانا

ٹیوٹرلنک: https://youtu.be/Yrw1wqDxb8c

مفہوم: صلح حدیبیہ اسلامی تاریخ میں سنگ میل کی حثیت رکھتی ہے۔مسلمان جب سے مدینہ منورہ آئے تھے مکہ نہیں گئے تھے ۔آپ صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلّم نے بیت اللہ کے طواف کاخواب دیکھااور عمرہ کا ارادہ کیا ۔ حدیبیہ کے مقام پر قریش مکہ نے آپ کو روک دیا۔یہی پر یہ صلح کا معاہدہ طے ہوا ۔**پڑھائی کیجیے۔**

صلح حدیبیہ

6 ہجری میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو تاریخ میں "صلح حدیبیہ" کے نام سے مشہور رہوا۔ چونکہ یہ صلح، حدیبیہ کے مقام پر ہوئی تھی، اس لیے اس کو صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

پسِ منظر

مسلمان جب سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تھے وہ کعبۃ اللہ کی زیارت کو نہ جا سکے تھے۔ ان کے دل طوافِ کعبہ کے لیے بے قرار تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ایسا ہی حال تھا۔ 6 ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس خواب کا ذکر فرمایا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بے حد خوش ہوئے۔ انھوں نے اسے غیبی اشارہ سمجھا اور سفرِ مکہ کی تیاریاں شروع کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے گردونواح کی مسلمان آبادیوں میں یہ اعلان کروا دیا کہ جو لوگ زیارتِ بیت اللہ کا شوق رکھتے ہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاری کر لیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکم ذی قعدہ 6 ہجری کو عمرہ کے ارادہ سے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ خالصتاً عمرہ کا تھا، اس لیے اعلان فرما دیا کہ کوئی شخص مسلح نہ ہو۔ صرف تلوار ساتھ ہو اور وہ بھی نیام میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قربانی کے جانور ساتھ لیے۔ احرام باندھا اور مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معروف راستوں سے ہٹ کر ان جان راستوں سے ہوتے ہوئے مکہ مکرمہ سے ایک منزل کے فاصلے پر حُدیبیہ کے مقام پر جا پہنچے۔ مگر قریش مکہ نے مکہ مکرمہ میں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

الفاظ	معانی	معانی	الفاظ	معانی	معانی
طواف کرنا	چکر لگانا		گردو نواح	ارد گرد	
مسلح	اسلحہ والا		پختہ	پکا، مضبوط	
خالصتا	خاص طور پر				

دستخط والد / والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ: ۵۔اگست ۲۰۲۰ء **دن:** بدھ

تدریسی مقاصد: بچوں کو بیعت رضوان کے بارے میں بتانا۔

ٹیوٹر لنک: https://youtu.be/qtLqcZoAr4M

مفہوم: جب حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ نے مسلمانوں کو روک لیا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ انھوں نے حضرت عثمان کو قید کر لیا۔ خبر ملی کہ شہید کر دیا گیا ہے۔ تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے آپ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے۔ مسلمانوں سے بیعت لی۔ پڑھائی کیجیے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکہ مکرمہ روانگی

قریشِ مکہ کی سرکشی اور ہٹ دھرمی دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر اہلِ مکہ کی طرف بھیجا تاکہ وہ کفارِ مکہ کو سمجھائیں کہ مسلمان جنگ کے ارادے سے نہیں بلکہ صرف بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن تک قریشِ مکہ کو سمجھاتے رہے مگر اُن پر اثر نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے کہ افواہ پھیل گئی کہ کفارِ مکہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا ہے۔

بیعتِ رضوان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بیعت لی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انتہائی جوش و جذبہ کے ساتھ بیعت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے خود اپنے دستِ مبارک کو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے بھی بیعت لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بیعت کے وقت ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ اس بیعت کو "بیعتِ رضوان" کہا جاتا ہے۔ قریشِ مکہ اپنے جاسوسوں کے ذریعے مسلمانوں کی صورتِ حال سے باخبر رہتے تھے۔ جب اُن کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے خونِ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے قسم کھائی ہے تو وہ ڈر گئے۔ انھوں نے نہ صرف حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس مسلمانوں میں پہنچا دیا بلکہ اپنا ایک سفیر سہیل ابن عمرو کو بھی صلح کی شرائط طے کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمتِ اقدس میں بھیجا۔ اس نے خاصی طویل گفتگو کی تاہم صلح ہوگئی۔

اس بیعت کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح آیا ہے:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

ترجمہ: (اے پیغمبرؐ) جب مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا اُن سے خوش ہوا۔ اور جو (صدق و خلوص) اُن کے دلوں میں تھا وہ اُس نے معلوم کرلیا۔ (سورۃ الفتح: 18)

اس بیعت کو اسی لیے "بیعتِ رضوان" کہا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ کی شرائط

سہیل ابنِ عمرو کفارِ مکہ میں بڑا عقل مند اور معتبر مانا جاتا تھا۔ اُس نے جو شرائط پیش کیں وہ درج ذیل ہیں:

- مسلمان اس سال عمرہ کیے بغیر واپس لوٹ جائیں۔ اگلے سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دن قیام کر کے چلے جائیں۔
- تلوار کے علاوہ کوئی اور ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور تلوار بھی نیام میں رہے گی۔
- مکہ مکرمہ میں جو مسلمان ہیں اُن کو اپنے ساتھ لے کر نہ جائیں۔ البتہ اگر کوئی مسلمان مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو اُسے نہ روکیں گے۔
- اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو اُسے واپس کرنا ہوگا۔ البتہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ مکرمہ آیا تو اُسے واپس نہ کیا جائے گا۔
- عرب قبیلے مسلمانوں یا قریش میں سے جس کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہیں وہ آزاد ہوں گے۔
- یہ معاہدہ دونوں فریقوں کے درمیان دس سال کے لیے ہوگا۔

ابھی یہ شرطیں طے ہوئی تھیں اور معاہدہ باقاعدہ لکھا نہیں گیا تھا کہ حضرت ابو جندل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مسلمان ہو چکے تھے کفار مکہ کی قید سے بیڑیوں سمیت بھاگ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر امان کے طالب ہوئے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں سہیل بن عمرو کے مطالبے پر واپس کر دیا کیونکہ معاہدہ طے پا چکا تھا۔ یہ معاہدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا۔ اگرچہ صلح کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے اسے مسلمانوں کے لیے ''فتحِ مبین'' قرار دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عرصہ میں عرب کے باہر کے قبائل اور حکمرانوں کو خطوط اور سفیروں کے ذریعے اسلام کی دعوت دی اور اگلے دو سالوں میں یعنی آٹھ ہجری کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے دس ہزار لشکر کے ساتھ خون کا ایک قطرہ بہائے بغیر مکہ مکرمہ کو فتح کر لیا۔ مکہ مکرمہ کی فتح گویا پورے عرب کی فتح تھی۔ یوں اللہ تعالیٰ کی ''فتح مبین'' کی بشارت پوری ہو کر رہی۔

الفاظ	معانی	معانی
دست مبارک	مبارک ہاتھ	
سفیر	پیغام لے کر آنے والا	
طویل گفتگو	لمبی بات	
فتح مبین	کھلی فتح	

دستخط والد / والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ: ٦۔اگست ٢٠٢٠ء **دن:** جمعرات

مختصر سوالات

تدریسی مقاصد: بچوں کو امتحانی نقطہ نظر سے نادیدہ سوالات کی تیاری کروانا۔

سوالنمبر1: صلح حدیبیہ کس ہجری میں ہوئی ؟

جواب: صلح حدیبیہ ٦ہجری میں ہوئی ۔

جواب:____

سوالنمبر2: بیعت رضوان کس صحابی کا بدلہ لینے کے لیے لی گئی؟

جواب: بیعت رضوان حضرت عثمان رضی اللہؓ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے لی گئی۔

جواب:____

سوالنمبر3: صلح حدیبیہ میں کتنے صحابہ شریک ہوئے؟

جواب: صلح حدیبیہ میں 1400 صحابہ شریک ہوئے۔

جواب:____

دستخط والد/والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ: ١٠۔اگست ٢٠٢٠ء **دن:** پیر

مشقی سوالات

تدریسی مقاصد: بچّے سبقی معلومات سوال وجواب کی صورت میں یاد کر سکیں۔

ٹیوٹرلنک: https://youtu.be/CHdkE2urS9I

سوال ا۔ صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے؟اس صلح کا پس منظر بیان کیجئے۔

جواب۔ 6 ہجری میں مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو "صلح حدیبیہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ چونکہ یہ معاہدہ حدیبیہ کے مقام پر ہوا اس لیے اسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔

پس منظر: 6 ہجری میں آپ ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہ کرام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے مدینہ اور آس پاس اعلان کروا دیا کہ جو لوگ بیت اللہ کی زیارت کا شوق رکھتے ہوں وہ تیاری کر لیں۔ یکم ذی قعدہ 6 ہجری کو عمرہ کے ارادہ سے آپ ﷺ 1400 صحابہ کرام کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا کہ کوئی آدمی مسلح نہ ہو۔ آپ ﷺ نے اور صحابہ کرام نے قربانی کے جانور ساتھ لیے، احرام باندھا اور روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ مکہ سے ایک منزل کے فاصلے پر حدیبیہ کے مقام پر پہنچے لیکن قریش نے مکہ میں داخلے کی اجازت نہ دی۔ یہاں مسلمانوں اور قریشِ مکہ کے درمیان یہ معاہدہ (صلح حدیبیہ) طے پایا۔

جواب:______________________________

____

____

____

____

____

____

سوال ۲۔ بیعتِ رضوان کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ رسول اکرم ﷺ کو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے بیعت لی۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے انتہائی جوش و جذبہ کے ساتھ بیعت کی۔ حضور ﷺ نے خود اپنے دستِ مبارک کو عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھی بیعت لی۔ آپ ﷺ بیعت کے وقت ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ اس بیعت کا ذکر قرآنِ مجید میں اس طرح آیا ہے: ترجمہ: "(اے پیغمبر) جب

مومن تم سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے تو خدا اُن سے خوش ہوا۔ اور جو (صدق و خلوص) اُن کے دلوں میں تھا وہ اُس نے معلوم کر لیا"۔ اس بیعت کو اسی لیے بیعتِ رضوان کہا جاتا ہے۔

جواب:____

____

____

____

____

____

____

سوال ۳۔ بیعتِ رضوان حضور ﷺ نے کس صحابی کا بدلہ لینے کے لیے لی؟

جواب۔ بیعتِ رضوان حضور ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کے لیے لی۔

جواب:____

____

____

سوال ۴۔ صلح حدیبیہ کی شرائط کیا تھیں؟

جواب۔ **صلح حدیبیہ کی شرائط:**

1۔ مسلمان اس سال عمرہ کیے بغیر واپس لوٹ جائیں۔ اگلے سال آئیں اور مکہ مکرمہ میں تین دین قیام کر کے چلے جائیں۔

2۔ تلوار کے علاوہ کوئی ہتھیار ساتھ نہ لائیں اور تلوار بھی نیام میں رہے گی۔

3۔ مکہ مکرمہ میں جو مسلمان ہیں اُن کو اپنے ساتھ لے کر نہ جائیں۔ البتہ اگر کوئی مسلمان مکہ مکرمہ میں رہنا چاہے تو اُسے نہ روکیں گے۔

4۔ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو اُسے واپس کرنا ہو گا۔ البتہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر مکہ مکرمہ آیا تو اُس واپس نہ کیا جائے گا۔

5۔ عرب قبیلے مسلمانوں یا قریش میں سے جس کے ساتھ معاہدہ کرنا چاہیں وہ آزاد ہوں گے۔

6۔ یہ معاہدہ دونوں فریقوں کے درمیان دس سال کے لیے ہو گا۔

جواب:

____

____

____

____

____

____

____

دستخط والد/والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ: ۱۱۔اگست ۲۰۲۰ء

دن: منگل

مشقی سوالات

تدریسی مقاصد: خالی جگہ، غلط درست اور کثیر الانتخابی سوالات حل کروانا۔

ٹیوٹر لنک: https://youtu.be/4HpydX40S3w

2- صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ صلح حدیبیہ کس سن میں ہوئی؟

ا۔ 6 ہجری ✓ ب۔ 2 ہجری ج۔ 8 ہجری

ب۔ کفار نے صلح کی شرائط کے ساتھ کسے روانہ کیا؟

ا۔ ابوجہل ب۔ ابوسفیان ج۔ سہیل ابنِ عمرو ✓

ج۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس صحابیؓ کو اہل مکہ کی جانب سفیر بنا کر بھیجا؟

ا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓ ج۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

د۔ حدیبیہ میں صلح کی عبارت کس نے تحریر کی؟

ا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ب۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓

ہ۔ صلح کے مطابق دونوں فریقوں میں کتنے سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کیا گیا؟

ا۔ پانچ سال ب۔ سات سال ج۔ دس سال ✓

و۔ بیعتِ رضوان کس صحابیؓ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے لی گئی؟

ا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✓ ب۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ج۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

3- خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ 6 ہجری میں مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان ہوا۔

ب۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم 14 سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرّمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

ج۔ قریش مکہ کی سرکشی دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے عثمان رضہ کو سفیر بنا کر اُن کی جانب بھیجا۔

د۔ قریش مکہ نے سہیل بن عمرو کو اپنا سفیر بنا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت میں بھیجا۔

ہ۔ صلح حدیبیہ مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان دس سال کی مدّت کے لیے ہوئی۔

و۔ اللہ تعالیٰ نے صلحِ حدیبیہ کو مسلمانوں کے لیے .... قرار دیا۔

4- درست جملوں کے سامنے ✓ اور غلط کے سامنے × کا نشان لگائیں۔

	درست	غلط
ا۔ صلح حدیبیہ 8 ہجری میں مسلمانوں اور قریش کے درمیان ہوئی۔	(نشان)	X
ب۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم چار سو صحابہ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے۔		X
ج۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر قریش کی طرف بھیجا گیا۔		X
د۔ کفار مکہ نے صلح کی شرائط کے ساتھ ابو جہل کو روانہ کیا۔		X

دستخط والد / والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ:۱۲۔اگست ۲۰۲۰ء

دن: بدھ

جائزہ

تدریسی مقاصد: بچّوں کی ذہنی آزمائش کرنا۔

سوالنمبر:1۔خالی جگہ پر کریں۔

1۔ قریش نے ____________ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا ۔

2۔ صلح حدیبیہ ____________ کی مدت کے لیے ہوئی ۔

3۔اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کو مسلمانوں کے لیے ____________ قرار دیا۔

4۔ حضور ﷺ ____________ صحابہ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔

5۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ ____________ میں مسلمانوں اور کفار میں ہوا ۔

سوالنمبر2: صلح حدیبیہ کی شرائط لکھیے؟

دستخط والد / والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ:۔۱۷۔اگست ۲۰۲۰ء

دن: پیر

سبق نمبر:۷ حضرت خدیجہ رضی اللہؓ عنہا

تدریسی مقاصد: حضرت خدیجہ رضی اللہؓ عنہا کے بارے میں بتانا۔

ٹیوٹر لنک: https://youtu.be/_qAaO0dAyWg

مفہوم:۔ حضرت خدیجہ کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا ۔حضرت خدیجہ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پہلی بیوی تھیں ۔آپ رضی اللہؓ عنہا عورتوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائیں ۔آپ رضی اللہؓ عنہا نے اپنا سارا مال اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

پڑھائی کیجیے۔

اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

ابتدائی حالات

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبیلۂ قریش کی ایک معزز خاتون تھیں۔ اُن کی ذات میں صورت اور سیرت کی تمام خوبیاں موجود تھیں۔ وہ شرافت اور پاکیزگی کے سبب پورے قبیلے میں "طاہرہ" کے لقب سے مشہور تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عام الفیل سے تقریباً 15سال پہلے پیدا ہوئیں۔اُن کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ ہے۔ اُن کے والد مال دار اور کامیاب تاجر تھے۔وہ اپنے قبیلے میں محترم شخصیت کے مالک تھے۔حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بچپن ہی سے نیک سیرت اور معاملہ فہم تھیں۔اُنھوں نے اپنے والد کی وسیع تجارت کو سنبھالا اور عمدہ طریقے سے آگے بڑھایا۔ اُن کی ذہانت اور دیانت داری کی بدولت اُن کی تجارت نے خوب ترقی کی۔ اُن کا سامانِ تجارت پورے قریش کے مال کے برابر ہوتا تھا۔ اُس زمانے میں تجارت قریش کا معزز پیشہ تھا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا مال دوسرے لوگوں کے ہاتھ تجارت کے لیے بھیجا کرتی تھیں اور لوگوں کو اُن کی کارکردگی کے مطابق معاوضہ دیا کرتی تھیں۔

اُس زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور دیانت کا چرچا پورے مکہ مکرمہ میں پھیلا ہوا تھا۔
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا سامانِ تجارت ملک شام لے جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُنھوں نے دوگنا معاوضے کی پیشکش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضامندی ظاہر فرمادی اور اُن کا مال ملک شام لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی خدمت کے لیے اپنا ایک غلام جس کا نام میسرہ تھا، ہمراہ کر دیا۔

میسرہ نے سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسنِ اخلاق اور تجارت کے معاملات کو دیکھا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت اور دیانت سے بہت متاثر ہوا اور سامان کی خرید و فروخت کا پورا حال حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا۔ اس سفر سے اُن کو اتنا منافع حاصل ہوا جو اس سے پہلے کبھی حاصل نہیں ہوا تھا۔

میسرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیانت داری، بلند کرداری اور حسن کارکردگی کے بارے میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تفصیلات بتائیں جنہیں سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت متاثر ہوئیں۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی سہیلی نفیسہ کے ذریعے شادی کا پیغام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھجوایا۔ جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے مشورے سے قبول فرما لیا۔ اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 25 برس تھی جبکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر 40 سال تھی۔ حضرت ابو طالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح پڑھایا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک 40 سال ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے غارِ حرا میں نزولِ وحی کا آغاز ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمام تفصیلات سے آگاہ فرمایا۔

الفاظ	معانی	معانی	الفاظ	معانی	معانی
معزز	عزت دار		عام الفیل	ہاتھی والا	
معاملہ فہم	معاملات کو سمجھنے والی		چرچہ	مشہوری	
معاوضہ	اجرت				

دستخط والد / والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ: ۱۸۔اگست ۲۰۲۰ء   **دن:** منگل

تدریسی مقاصد: بچوں کو حضرت خدیجہؓ کے بارے میں بتانا۔

ٹیوٹر لنک: https://youtu.be/Ice0aGNUY5Q

مفہوم: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حضرت خدیجہ سے بہت زیادہ محبت تھی۔حضرت خدیجہ نے تمام تکالیف میں حضور ﷺ کا ساتھ دیا۔حضرت خدیجہ کا انتقال 10 نبوی میں ہوا۔اس وقت آپ کی عمر 65 سال تھی۔

پڑھائی کیجیے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک غم گسار اور حوصلہ مند بیوی کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ساتھ دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسلام کی تبلیغ شروع کی تو عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز پر لبیک کہا۔اور فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئیں۔ جب تک وہ زندہ رہیں تبلیغ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سہارا بنی رہیں اور ہر مشکل وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پوری مدد کرتی رہیں۔

اہلِ قریش کی سختی اور مخالفت کے باوجود اسلام پھیلتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اُن کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تبلیغ ناقابل برداشت ہوگئی۔ اہلِ قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاندان بنو ہاشم سے مکمل طور پر قطع تعلقی اختیار کر لی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اور اپنے خاندان کو لے کر مکّہ مکرمہ کے باہر ایک گھاٹی میں چلے گئے، جسے ”شعبِ ابی طالب“ کہا جاتا ہے۔ یہ نبوت کا ساتواں سال تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس نازک مرحلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ساتھ رہیں۔ تین برس تک خاندانِ نبوّت اس محاصرے میں رہا۔ یہ بڑا صبر آزما دور تھا۔ مکّہ مکرمہ کی سب سے مال دار خاتون نے اپنا سارا مال اسلام کی اشاعت کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ اُنھوں نے تمام تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا بڑے صبر کے ساتھ کیا الغرض حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مثالی بیوی تھیں۔

وفات

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال 11 رمضان المبارک 10 نبوی کو ہوا اور اُنہیں مکّہ مکرمہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت اُن کی عمر 65 برس تھی۔ اُن کی وفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بہت صدمہ ہوا۔ اس سال حضرت ابو طالب کا بھی انتقال ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سال کو ”عام الحزن“ یعنی غم کا سال قرار دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد بھی اُن کا ذکر بڑی محبت

معانی	معانی	الفاظ
	غم دور کرنے والی	غم گسار
	تعلق توڑنا	قطع تعلق
	دو پہاڑوں کا درمیانی علاقہ	گھاٹی
	دکھ	صدمہ

دستخط والد/والدہ:-----------

تاریخ: ۱۹۔اگست ۲۰۲۰ء

دن: بدھ

مختصر سوالات

تدریسی مقاصد: بچوں کو امتحانی نقطہ نظر سے نادیدہ سوالات کی تیاری کروانا۔

سوالنمبر1: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کب پیدا ہوئیں ؟

جواب: حضرت خدیجہ عام الفیل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں ۔

جواب:____

سوالنمبر2: حضور ﷺ حضرت خدیجہ کی کس طرح تعریف کرتے تھے ؟

جواب: حضور ﷺ فرماتے تھے۔" مجھے اس سے بہتر اور مہربان رفیقہ حیات نہیں ملی " ۔

جواب:____

سوالنمبر3: حضرت خدیجہ کا انتقال کب ہوا ؟

جواب: حضرت خدیجہ کا انتقال 11 رمضان 10 نبوی میں ہوا ۔

جواب:____

دستخط والد/والدہ:-----------

دن: پیر   **تاریخ:** ۲۴۔اگست ۲۰۲۰ء

مشقی سوالات

تدریسی مقاصد: بچّے سبقی معلومات سوال و جواب کی صورت میں یاد کر سکیں۔

ٹیوٹر لنک: https://youtu.be/DeOtBNZOk1s

سوال ۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے ابتدائی حالات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا قبیلہ قریش کی ایک معزز خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا قبیلہ میں طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا عام الفیل سے تقریباً 15 سال پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کے والد کا نام خویلد بن اسد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن ہی سے نیک سیرت اور معاملہ فہم تھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا سامان تجارت پورے قریش کے مال کے برابر ہوتا تھا۔ نبی کریم ﷺ اُن کا مال لے کر ملک شام گئے۔ واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام میسرہ نے حضور ﷺ کی دیانتداری، بلند کرداری اور حسنِ کارکردگی کی تفصیلات آپ رضی اللہ عنہا کو بتائیں جنہیں سن کر آپ رضی اللہ عنہا بہت متاثر ہوئیں۔

جواب: ______________________________

____

____

____

____

____

____

سوال ۲۔ اسلام کے لیے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خدمات کیا ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ نے جب اسلام کی تبلیغ شروع کی تو عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا جب تک زندہ رہیں تبلیغِ اسلام میں رسولِ کریم ﷺ کا سہارا بنی رہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہر نازک اور مشکل مرحلہ میں حضور ﷺ کے ساتھ رہیں۔ تین سال تک شعبِ ابی طالب میں نہایت مشکل اور صبر آزما دور نبی کریم ﷺ کے ساتھ استقامت کے ساتھ گزارا۔ مکہ کی سب سے مالدار خاتون نے اپنا سارا مال اشاعتِ اسلام کے لیے خرچ کر دیا۔ انہوں نے تمام تکالیف اور مصیبتوں کا سامنا بڑے صبر سے کیا۔

جواب:____

سوال ۳۔ حضور اکرم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کس طرح فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضورِ اکرم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر بڑی محبت سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:۔

ترجمہ: **"مجھے اُس سے بہتر اور مہربان رفیقہ حیات نہیں ملی۔"**

جواب:____

سوال ۴۔ کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی مسلمان خواتین کے لیے بہترین نمونہ ہے؟ اس موضوع پر تفصیلاً لکھیں۔

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی زندگی مسلمان خواتین کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائیں۔ ایک بیوی کی حیثیت سے اپنے خاوند کی ہمیشہ فرمانبردار رہیں۔ ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ ایک والدہ کی حیثیت سے جس طرح اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت کی، مسلم خواتین کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مکہ کی سب سے زیادہ مالدار خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا سارا مال تبلیغِ اسلام کے لیے خرچ کر دیا۔ اس لحاظ سے بھی آپ رضی اللہ عنہا مسلمان خواتین کے لیے بہترین نمونہ ہے۔

جواب:____

____

____

دستخط والد/ والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ: ۲۵۔ اگست ۲۰۲۰ء　　　　**دن:** منگل

مشقی سوالات

تدریسی مقاصد: خالی جگہ، غلط درست اور کثیر الانتخابی سوالات حل کروانا۔

ٹیوٹر لنک: https://youtu.be/aD33jgITkhs

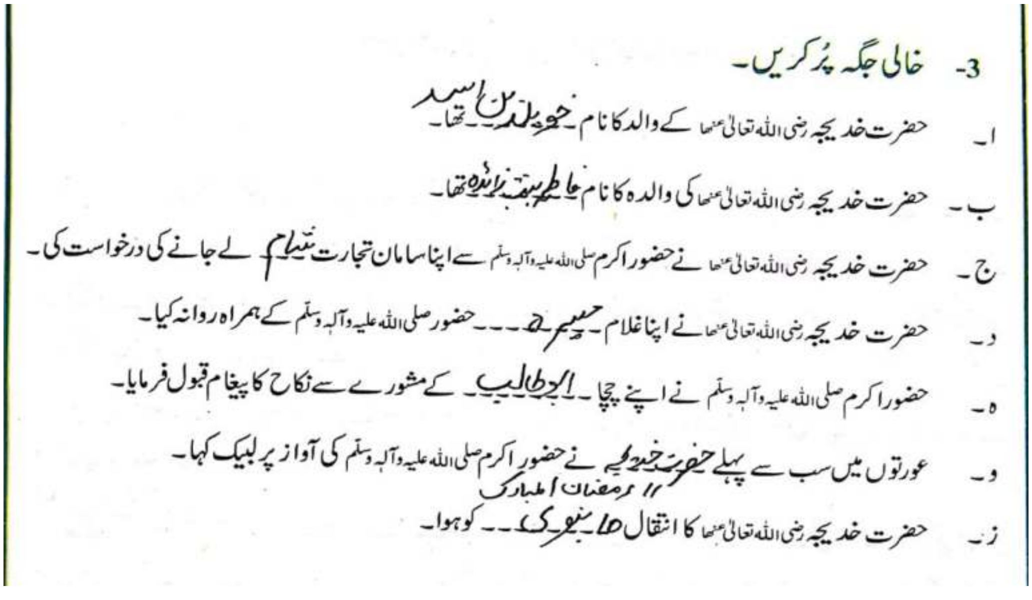

3- خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد کا نام خویلد بن اسد تھا۔

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائدہ تھا۔

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اپنا سامان تجارت شام لے جانے کی درخواست کی۔

د۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا غلام میسرہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ روانہ کیا۔

ہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کے مشورے سے نکاح کا پیغام قبول فرمایا۔

و۔ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز پر لبیک کہا۔

ز۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ۱۱ رمضان المبارک ۱۰ نبوی کو ہوا۔

2- صحیح جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

ا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کب پیدا ہوئیں؟

ا۔ عام الفیل کے سال   ✓ ب۔ عام الفیل سے 15 سال پہلے   ج۔ عام الفیل سے 15 سال بعد

ب۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لقب کیا تھا؟

✓ ا۔ طاہرہ   ب۔ صدیقہ   ج۔ طیبہ

ج۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال کب ہوا؟

ا۔ 6 نبوی   ب۔ 8 نبوی   ✓ ج۔ 10 نبوی

د۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے وقت اُن کی عمر کتنے برس تھی؟

ا۔ 60 برس   ✓ ب۔ 65 برس   ج۔ 70 برس

دستخط والد/والدہ:-----------

تاریخ: ٢٦۔اگست ٢٠٢٠ء **دن:** بدھ

جائزہ

تدریسی مقاصد: بچّوں کی ذہنی آزمائش کرنا۔

سوالنمبر:1۔خالی جگہ پر کریں۔

1۔حضرت خدیجہ کے والد کا نام ____________ تھا۔

2۔حضرت خدیجہ نے اپنا غلام ____________ حضور ﷺ کے ہمراہ روانہ کیا۔

3۔عورتوں میں سب سے پہلے ____________ نے حضور ﷺ کی آواز پر لبیک کہا۔

4۔حضرت خدیجہ کا انتقال ____________ کو ہوا۔

5۔حضرت خدیجہ کی والدہ کا نام ____________ تھا۔

سوالنمبر2:حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ابتدائی حالات تحریر کیجئے۔

دستخط والد / والدہ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔